

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد

— محمد طفیل — ادارہ تحقیقات اسلامی —

- مخطوطہ نمبر ۳۲ داخلہ نمبر ۳۷۷۸
- کشف الرموز - فن تجرید - تقطیع $\frac{۸}{۴} \times \frac{۶}{۴}$ ، حجم ۵۰ صفحات، سطر فی صفحہ ۱۴ -
 - مصنف: احمد بن عبداللہ العربی -
 - کاتب: محمد بن مولود المعربی -
 - کتابت: یکم جادی الثانیہ ۳۱۳ھ -
 - کاغذ: ولایتی، سفید مائل بہ زردی -
 - خط: معمولی نسخ، روشنائی سیاہ صمغ و ودی، سُرخی: سُرخ رنگ (سفوف کی روشنائی) -
 - زبان: عربی نظم -

ابتداء: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -

بَدَأْتُ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدِ اَوَّلًا

لِیَقُولَ الرَّاجِحُ عَفْوُ مَوْلَاةٍ هُوَ اَحَدٌ

اِیْطَلِبُ الْاِثْبَاتَ وَالْحَذْفُ جَامِعٌ

نَظْمَتُهُ لِلصَّبِیَّانِ رَغْبَةٌ لِاَحْبَرِ

وَسَیِّئَتُهُ بِكَشْفِ الرَّمْزِ یَسْتَلَا

وَلَسْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِخْوَةِ

اِنْتِهَاء -

انتہی بجمہ اللہ وحسن عونہ العلاء

وابتہا کج وعامدا شرنب

کاتب کا ترقیمہ :

مکنت النسخة المباركة المسعودة على يد انقر العبيد الى الله تعالى الضعيف الراجي عفو
مولانا الودود محمد بن مولود المعزبي، اللهم اغفر ذنوبنا ووالدينا واشياختنا ولجميع المسلمين، آمين
والحمد لله رب العالمين -

فی غرّة جماد الثانی ۱۳۱۳ھ

یہ کتاب عربی نظم میں فن تجرید کی ایک کتاب ہے جس میں ثبوت و حذف پر بحث ہے۔ مصنف نے
اس کو نظم کرتے ہوئے کتاب حزر الامانی ووجہ التہانی، معروف بالقصیدۃ الشاطبیہ مصنفہ ابو محمد القاسم بن
فیہ الرعی الشاطبی اللاندسی الضریر (۵۳۸ھ - ۵۹۰ھ) کو سامنے رکھا ہے۔ اور اسی وزن و قافیہ کو اختیار
کیا ہے۔ قصیدہ شاطبیہ کا پہلا شعر ہے : -

بدأت بسم الله في النظم اولاً تبارك رحمانا رحيماً مؤثلاً

مصنف رحمہ اللہ تیرہویں صدی ہجری کے آخری دور میں غالباً مصر میں رہتے تھے اور فن تجرید کی تعلیم
دیتے تھے، اگرچہ ان کا تذکرہ کسی کتاب میں نہیں مل سکا مگر جس طرح کی زبان اور جو انداز نظم میں اختیار
کیا گیا ہے، اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے۔

کتاب کا نسخہ بڑی اچھی حالت میں ہے۔ اس کتاب کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے، اور
نہ یہ معلوم ہو سکا کہ اس کے دوسرے نسخے کہاں کہاں موجود ہیں۔ یہ نسخہ مصنف کا اپنا نسخہ نہیں ہے
اور نہیں کہا جاسکتا ہے کہ مصنف کی زندگی میں یہ لکھا گیا تھا۔ کاتب تعلیم یافتہ اور فن تجرید سے واقف
ہے اس لئے کتابت کی بہت زیادہ اور فاش غلطیاں اس نسخہ میں نہیں ہیں۔ لیکن خود مصنف میں
عربی نظم کی وہ صلاحیت موجود نہیں تھی جو علامہ الشاطبی میں تھی اس لئے کتاب میں ایسی غلطیاں پائی
جاتی ہیں جو ایک اچھے شاعر اور زبان دان کے کلام میں نہیں ہونی چاہئیں۔



○ مخطوطہ نمبر ۳۳ داخلہ نمبر ۳۷۷۹

• تعزید الجمیلة لمنارمة العقیلة

، تقطیع - $\frac{4 \times 9}{7 \times 4 \frac{1}{2}}$ - حجم ۳۱۶ صفحات، سطر فی صفحہ ۲۱، زبان عربی نثر۔

• کاغذ سفید دستی -

• روشنائی - سیاہ صمغ دوری -

• خط - نسخ ، بدخط بقدر ما لقرآن -

• جدول - سُرخ ، معمولی رنگین روشنائی -

• مصنف - شیخ احمد العثوری العقاد -

علم رسم المصاحف و تجزیہ کے مشہور عالم ابو محمد قاسم ابن فیرۃ الشاطبی متوفی ۵۹۰ھ نے ایک رائیہ تصدیق میں قرأت اور رسوم مصحف قرآنی کو بیان کیا ہے۔ اس منظوم کتاب کا نام مصنف نے "عقلیۃ اتراب القصاصد فی اسنی المقاصد" رکھا ہے۔ یہ تصدیق رائیہ ارباب فن کے نزدیک اپنی تصنیف کے زمانہ سے اب تک مقبول و معروف ہے۔

امام شاطبی اپنے زمانہ میں نحو، لغت اور قرأۃ قرآن کے بے مثال عالم سمجھے جاتے تھے۔ ۵۲۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۹۰ھ میں وفات پائی۔ تاہم "میں التزییۃ الفاضلیۃ" نامی قبرستان میں جو جبل مقدم کے ڈھلوان پر واقع ہے امام شاطبی کی قبر موجود ہے۔ یہی امام شاطبی "حفظ الامانی و وجہۃ التہانی" کے بھی مصنف ہیں۔ یہ آنکھوں سے معذور تھے۔

عقلیۃ جس کا پہلا شعر یہ ہے -

الحمد لله موصولاً كما أمراً مباركا طيباً ليتنزل الدررا

مصر اور دوسرے مقامات پر کئی بار چھپ چکی ہے۔

اس منظوم کتاب کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں جن میں سب سے زیادہ شہور شرح برہان الدین ابراہیم ابن عمر الجعبری متوفی ۷۲۲ھ کی شرح ہے جس کا نام جعبری نے "جمیلۃ ارباب المرصدا" رکھا ہے۔ امام شاطبی کی اصل کتاب کی طرح یہ شرح بھی بہت مقبول ہے۔ جمیلۃ شرح العقلیۃ کے نام سے چھپ چکی ہے۔ اور اس کے قلمی نسخے بھی متعدد کتب خانوں میں ملتے ہیں۔

مصر کے ایک فاضل قرأت شیخ احمد العثوری العقاد نے ۱۲۶۹ھ میں جمیلۃ شرح عقلیۃ پر ایک اور شرح

لکھی۔ اور اس کا نام "تغریب الجمیلۃ لمنادۃ العقلیۃ" رکھا ہے۔

یہ نیز نظر مخطوطہ اسی تغریب الجمیلۃ کا ایک نسخہ ہے۔ آخر میں مصنف کی یہ عبارت درج ہے۔

تَمَّ هَذَا الشَّرْحَ الْمُبَارَكُ بِحَمْدِ اللَّهِ وَعَوْنِهِ وَحُسْنِ تَوْفِيقِهِ وَوَأَنْقَ الْفِرَاعُ مِنْ
نَسْخِهِ يَوْمَ الْاِحْدِ الْمُبَارَكِ الْمَوَافِقِ لِسِتَّةٍ وَعِشْرُونَ (وَعِشْرِينَ) خَلَطَ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ
الْاِسْبِ الَّذِي هُوَ مِنْ شَهْرِ ثَمَانِيَةِ وَسِتُونَ (وَسِتِينَ) وَمِائَتِي وَالْفِ مِنْ هِجْرَتِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا۔

کتاب کے حاشیہ پر مصنف کا مقابلہ تحریر ہے، جو ۱۲۷۷ھ کا ہے نسخہ کے کاتب کا نام "احمد
اللیثی یوسف" ہے۔

جہاں تک ہماری تلاش کا تعلق ہے۔ ہمیں اس کے دوسرے نسخہ کی کوئی اطلاع نہیں۔

خیر الدین زرنگی کی مشہور کتاب "الاعلام" یوسف الیان سرکس کی کتاب معجم المطبوعات اور
دیگر فہارس سے اس کتاب کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملتی۔ غالباً یہ کتاب ابھی تک چھپی نہیں ہے۔
کتاب کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جبری کی شرح یعنی اصل جمید پر مصنف نے زیادہ اضافے
نہیں کئے ہیں مگر جو تھوڑے بہت اضافے کئے ہیں۔ وہ اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ شیخ احمد ثوری رحمۃ اللہ
کوفن رسم المصاحف اور قرأت سے بڑی والتیکی تھی اور اس فن پر عبور حاصل تھا۔

اس نسخہ کے سرورق پر اچھے خوب صورت خطِ ثلثِ حلی میں یہ عبارت ہے:

" صَارَ ذَلِكَ فِي مَلِكٍ رَاجِي عَفْوِ رَبِّهِ الْمَعْبُودِ عَبْدِ الْمَدْعُو بِالْخَضِيرِيِّ مُحَمَّدٍ

غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَلِلْمَدِينِ . آمِينَ "

یلتین سے نہیں کہا جاسکتا یہ محمود خضیری کون ہیں۔ ممکن ہے یہ تیرھویں صدی کے کوئی مصری عالم ہوں،

جو اچھے خطاط ہونے کے ساتھ اچھے مجود بھی تھے۔

(مسلسلہ)

